عالمی یومِ نوجوانان: نکوٹین سے پاک نوجوان، محفوظ مستقبل

سماج کہانی

مہک فاطمہ جعفری

دنیا بھر میں ہر سال 12 اگست کو عالمی یومِ نوجوانان منایا جاتا ہے۔ یہ دن صرف نوجوانوں کو مبارک باد دینے کا دن نہیں بلکہ اس بات پر غور کرنے کا موقع بھی ہے کہ ہم اپنی نوجوان نسل کو کس قسم کا مستقبل دے رہے ہیں۔ کیا ہمارے نوجوان تعلیم یافتہ، صحت مند، باصلاحیت اور بااختیار ہوں گے؟ کیا انہیں روزگار کے وسیع مواقع، فیصلہ سازی، بری صحبت سے محفوظ رہنے اور ترقی کے یکساں مواقعوں کی فراوانی ہوگی؟ ہمارہ معاشرہ انہیں ہر بری لت سے کیسے دور رکھے گا اور اس میں نجی تنظیموں کے علاوہ حکومتی اداروں کا کیا کردار ہوگا؟ یا پھر وہ ایسے مسائل میں الجھ جائیں گے جہاں اُن کا مستقبل اور صلاحیتیں محدود ہوجائیں؟ یہ تمام وہ سوالات ہیں جو کئی سالوں سے ہم سنتے آرہے ہیں لیکن اب ان کے جوابات تلاش کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ نئی نسل صرف مفروضوں پر نہیں بلکہ آنکھوں دیکھی حقیقت پر یقین رکھتی ہے۔ پاکستان جیسے ملک کے لیے یہ سوال غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ نوجوان ہماری سب سے بڑی طاقت ہیں۔ اگر انہیں معیاری تعلیم، ہنر، روزگار، صحت اور مثبت مواقع فراہم کیے جائیں تو یہی نوجوان پاکستان کو معاشی، سماجی اور سیاسی ترقی کی نئی سمت دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہی نسل منشیات، تمباکو اور نکوٹین کی لت کا شکار ہو جائے تو اس کے اثرات صرف ایک فرد تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورا خاندان، معاشرہ اور ملکی معیشت متاثر ہوتی ہے۔

نوجوان اور نکوٹین کا بڑھتا ہوا خطرہ

آج تمباکو کی دنیا صرف روایتی سگریٹ تک محدود نہیں رہی۔ سگریٹ کے ساتھ ساتھ ویپ، ای سگریٹ، ہیٹڈ ٹوبیکو پروڈکٹس اور نکوٹین پاؤچز جیسی مصنوعات نوجوانوں تک پہنچ رہی ہیں۔ ان مصنوعات کو اکثر جدید، فیشن ایبل، ٹیکنالوجی سے جڑی ہوئی اور بعض اوقات نسبتاً بے ضرر چیز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نکوٹین انتہائی نشہ آور مادہ ہے اور نوجوانوں کے لیے اس کا استعمال خاص طور پر تشویش کا باعث ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق نکوٹین بچوں، نوعمروں اور نوجوان بالغوں کے لیے خاص طور پر نقصان دہ ہے کیونکہ ان کے دماغ ابھی نشوونما کے مراحل میں ہوتے ہیں۔ عالمی سطح پر 13 سے 15 سال کی عمر کے کم از کم 40 ملین بچے تمباکو استعمال کرتے ہیں، جبکہ تقریباً 15 ملین نوعمر ای سگریٹ استعمال کر رہے ہیں۔۔ پاکستان میں بھی نوجوانوں کو اس خطرے سے محفوظ رکھنا ایک اہم قومی ذمہ داری ہے۔ پاکستان کے گلوبل یوتھ ٹوبیکو سروے 2013 کے اعداد و شمار کے مطابق 13 سے 15 سال کی عمر کے 10.7 فیصد طلبہ کسی نہ کسی تمباکو کی مصنوعات کا استعمال کر رہے تھے، جبکہ تقریباً دو پانچواں حصہ ایسے طلبہ کا تھا جنہوں نے سگریٹ نوشی شروع کی تھی اور دس سال کی عمر سے پہلے اس کا آغاز کیا تھا۔ یہ اعداد و شمار اگرچہ پرانے ہیں، مگر ایک اہم سوال ضرور اٹھاتے ہیں: اگر نوجوانوں کو روایتی تمباکو سے بچانے کے لیے مسلسل اقدامات کی ضرورت ہے تو نئی نکوٹین مصنوعات کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ہم کس طرح نظر انداز کر سکتے ہیں؟ مارکیٹنگ کے نئے ہتھکنڈے۔ تمباکو اور نکوٹین کی صنعت نے وقت کے ساتھ اپنی حکمت عملی تبدیل کی ہے۔ آج نوجوانوں کو صرف دکانوں یا روایتی اشتہارات کے ذریعے نہیں بلکہ سوشل میڈیا، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، دلکش پیکنگ، مختلف ذائقوں، لائف اسٹائل برانڈنگ اور انفلوئنسرز کے ذریعے بھی متاثر کیا جا سکتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے 2026 میں امسال اہم "Unmask the appeal: countering nicotine and tobacco addiction" رکھا ہے۔ کا عنوان جس کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ تمباکو اور نکوٹین کی صنعت کس طرح مصنوعات کو نوجوانوں کے لیے پُرکشش بنا کر نئی نسل کو نشے کی طرف راغب کرتی ہے۔ نکوٹین پاؤچز کے حوالے سے عالمی ادارہ صحت نے خبردار کیا ہے کہ نوجوانوں کو لائف اسٹائل مارکیٹنگ، پرکشش پیکنگ، مختلف ذائقوں، سوشل میڈیا اور انفلوئنسرز کے ذریعے متوجہ کیا جارہا ہے۔ یہاں سوال صرف صحت کا نہیں بلکہ نوجوانوں کے حقِ صحت، معلومات کے حق اور محفوظ ماحول میں زندگی گزارنے کے انسانی حق کا بھی ہے۔ تعلیم کے ادارے: تحفظ کی پہلی دیوار۔۔ پاکستان میں اسکول، کالج اور جامعات نوجوانوں کی شخصیت سازی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے یہی تعلیمی اداروں کو صرف تعلیم دینے تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ انہیں نوجوانوں کو تمباکو، نکوٹین اور منشیات کے استعمال سے محفوظ رکھنے کے لیے بھی فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔ تعلیمی اداروں میں ٹوبیکو اینڈ نکوٹین فری پالیسیوں پر موثر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ اساتذہ اور طلبہ کے لیے آگاہی سیشن، رہنمائی، کپیسٹی بلڈنگ اور بھی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں کے اردگرد تمباکو اور نکوٹین مصنوعات کی فروخت اور تشہیر کی نگرانی بھی onfidential support mechanisms چاہیے۔ نوجوانوں کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی ٹرینڈ کو اپنانا کامیابی نہیں: صحیح فیصلہ کرنا کامیابی ہے۔ قانون سازی اور پارلیمان کا کردار نوجوانوں کو نکوٹین کی لت سے بچانے کے لیے صرف آگاہی کافی نہیں۔ مضبوط قانون سازی اور موثر حکمت عملی کے ساتھ عمل درآمد بھی ضروری ہے۔ تمباکو اور نکوٹین مصنوعات کی تشہیر، مالی معاونت یا سرمایہ کاری، تمباکو مصنوعات، خوبصورت ڈیزائن، مختلف ذائقے، دلکش پیکنگ اور سوشل میڈیا کی تشہیر جیسے پہلوؤں کو موثر انداز میں قوائد و ضوابط کے تحت کنٹرول کرنا ہوگا۔ جس کے لیے عالمی ادارہ صحت بھی اس طرح کے ہتھکنڈوں کی حمایت نہیں کرتا جس میں یہ تمام پہلو شامل ہوں۔ پاکستان کے پارلیمنٹیرینز، صوبائی اسمبلیوں کے اراکین، وزارتِ صحت، وزارتِ تعلیم، وزارتِ انفارمیشن ٹیکنالوجی، سول سوسائٹی اور یوتھ تنظیمیں مل کر کام کریں۔ خاص طور پر کام کرنا ہوگا۔ اور اسکے قوانین پر موثر عمل درآمد ضروری ہے تاکہ نوجوانوں کو براہِ راست یا بالواسطہ مارکیٹنگ (Promotion, Tobacco Advertising and Sponsorship TAPS) سے محفوظ رکھا جاسکے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی اور ایم این اے متحدہ قومی موومنٹ سبین غوری صاحبہ اس حوالے سے خاصی متحرک ہیں۔ اُنہوں نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ وہ اپنی منسٹری کو سموک فری بنائیں گی۔ یوتھ کے حوالے سے عورت فاؤنڈیشن اور کمپین فار ٹوبیکو فری کڈز پاکستان میں نکوٹین مصنوعات کے استعمال اور روک تھام کے حوالے سے خاصے فعال ہیں۔ مختلف یوتھ گروپس کو پرعزم کیا جارہا ہے کہ وہ اپنے تعلیمی اداروں سے اسکی روک تھام کے اقدامات کریں۔ عورت فاؤنڈیشن اور کمپین فار ٹوبیکو فری کڈز مشترکہ طور پر تمباکو مصنوعات کی تشہیر، فروغ اور سرپرستی کے حوالے سے ہونے والے قوائد کو فالو کرتے ہوئے نوجوان نسل کے لیے مختلف قومی و بین الاقوامی سطح پر تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔ جس میں حکومتی نمائندے اور ادارے، سول سوسائٹی، پارلیمان کے نمائندے اور نوجوان شامل ہیں جن کے ذریعے سے ٹیپز پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی کاوشیں جاری ہیں۔۔ نوجوان صرف متاثرین نہیں، تبدیلی کے سفیر بھی ہیں۔۔ یہ تصور بھی بدلنے کی ضرورت ہے کہ نوجوان صرف ایسے افراد ہیں جنہیں تحفظ کی ضرورت ہے۔ نوجوان خود بھی مثبت تبدیلی کے محرکین بن سکتے ہیں۔ اگر نوجوانوں کو تمباکو کنٹرول، موسمیاتی تبدیلی، ذہنی صحت، انسانی حقوق، تعلیم اور سماجی شمولیت جیسے موضوعات پر تربیت دی جائے تو وہ اپنے اسکول، کالج، یونیورسٹی، کمیونٹی اور سوشل میڈیا نیٹ ورکس میں مثبت تبدیلی کے سفیر بن سکتے ہیں۔۔ دنیا کے مختلف حصوں میں نوجوانوں کی قیادت میں تمباکو کے تدارک کی کوششیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ جب نوجوان خود اپنی آواز بلند کرتے ہیں تو پیغام زیادہ اثر رکھتا ہے اور اُن کے ہم عمر لوگوں تک پہنچتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے بھی 2026 میں نوجوانوں کو تمباکو انڈسٹری کی مارکیٹنگ کی حکمت عملی کو سمجھنے اور اس کے خلاف آواز اُٹھانے کے لیے بااختیار بنانے پر زور دیا ہے۔۔ پاکستان کا مستقبل: فیصلہ آج کرنا ہوگا۔۔ پاکستان کے پاس نوجوان آبادی کی صورت میں ایک بہت بڑا آبادیاتی موقع ترقی موجود ہے لیکن نوجوان آبادی اُسی وقت آبادیاتی منافع میں تبدیل ہوسکتی ہے جب نوجوان صحت مند، تعلیم یافتہ، ہنرمند اور معاشی طور پر فعال ہوگا۔ اگر ایک نوجوان نشے کا شکار ہوجائے تو اس کی تعلیم متاثر ہوتی ہے، صحت متاثر ہوتی ہے، خاندان پر مالی بوجھ بڑھتا ہے اور اس کی پیداواری صلاحیت کم ہوسکتی ہے۔ اس کے برعکس ایک صحت مند نوجوان تعلیم حاصل کرتا ہے، ہنر سیکھتا ہے، روزگار حاصل کرتا ہے، خاندان کی مدد کرتا ہے اور قومی معیشت میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے نوجوانوں کو تمباکو اور نکوٹین کی لت سے بچانا محض صحت عامہ کی پالیسی نہیں بلکہ یہ تعلیمی پالیسی، یوتھ پالیسی، معاشی پالیسی اور قومی ترقیاتی منصوبہ بندی کا حصہ ہونا چاہیے۔

(ادارے کا کالم نگاروں کی آرا سے متفق ہونا ضروری نہیں)
editorialmumtaz@gmail.com